2020年5月13日ジャング紙ラホール版6面

مزارِ قائد کے گرد چائنہ کٹنگ؟

کراچی میں چائنا کٹنگ کا آغاز 2006 میں نارتھ ناظم آباد سے ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ جال پورے عروس البلاد تک پھیلتا چلا گیا۔ سرجانی ٹاؤن، نارتھ کراچی، گلستانِ جوہر، گلشن اقبال، ملیر اور بلدیہ ٹاؤن، جہاں جہاں مافیا کی نظر گئی پلاٹنگ ہوتی رہی۔ چائنہ کٹنگ مافیا نے سرکاری زمینوں پر خوب ہاتھ صاف کیے، ایک اندازے کے مطابق گزشتہ 15 برس میں آٹھ ہزار سے زائد پلاٹ چائنہ کٹنگ کی نظر ہو چکے ہیں اور ادارہ ترقیات کراچی اپنی ہی زمین واگزار کرانے میں ناکام ہے۔ گزشتہ برسوں میں برسرِ اقتدار جماعتوں کی سرپرستی اور پولیس کی صفوں میں موجود کالی بھیڑوں کی ملی بھگت سے رفاہی پلاٹس پر بے دردی سے قبضہ کیا گیا۔ حد تو اُس وقت ہوئی جب چائنہ کٹنگ مافیا نے مزارِ قائد کو بھی نہ چھوڑا اور مزار کے اردگرد مزار سے ملحق رقبے پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیے، جس پر چیئرمین نیب نے گزشتہ برس دسمبر میں مزارِ قائد کے اطراف غیر قانونی تعمیرات کا نوٹس لیا تھا۔ اس حوالے سے نیب کا کہنا تھا کہ مزارِ قائد کے سامنے سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی (ایس بی سی اے) کے قوانین کی مبینہ خلاف ورزی کی گئی ہے، جس کی تحقیقات کا حکم ڈائریکٹر جنرل نیب کراچی کو دیا گیا تھا۔ اب پانچ ماہ بعد چیئرمین نیب نے نیب کراچی سے مزارِ قائد کے سامنے اور اردگرد چائنا کٹنگ اور کاسموپولیٹن سوسائٹی کی طرف سے مبینہ طور پر غیر قانونی تعمیرات کے بارے میں اب تک کی گئی تحقیقات کی رپورٹ طلب کر لی ہے۔ تحقیقاتی اداروں کی جانب سے ایکشن کے بعد سابق ڈی جی کے ڈی اے اور چائنا کٹنگ میں ملوث دیگر افسران اور مافیا کے کارندے قانون کے شکنجے میں بھی آئے تاہم اب بھی کورنگی اور سرجانی کے علاقوں میں چائنا کٹنگ جاری ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ چائنہ کٹنگ مافیا کیخلاف لیا جانے والا یہ ایکشن صرف مزارِ قائد تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ شہر بھر میں جہاں جہاں رفاہی پلاٹس پر قبضہ کیا گیا ہے اُسے واگزار کروایا جائے گا۔